عاجزی اور توبہ

Shaykh Pod BOOKS

Shaykh Pod URDU

مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی سکون کا باعث بنتا ہے

عاجزی اور توبہ

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2024 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط برتی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

عاجزی اور توبہ

دوسرا ایڈیشن۔ 22 مارچ 2024۔

کاپی رائٹ ©2024 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

فہرست کا خانہ

فہرست کا خانہ

اعترافات

مرتب کرنے والے کے نوٹس

تعارف

عاجزی اور توبہ

عاجزی - 1

عاجزی - 2

عاجزی - 3

عاجزی - 4

توبہ - 1

توبہ - 2

توبہ - 3

توبہ - 4

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو متاثر کیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روزِ آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور بے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاہیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تہہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو ShaykhPod.Books@gmail.com - پر دی جا سکتی ہیں

تعارف

مندرجہ ذیل مختصر کتاب عظیم کردار کے دو پہلوؤں پر بحث کرتی ہے :عاجزی اور توبہ۔

زیر بحث اسباق کو نافذ کرنے سے ایک مسلمان کو اعلیٰ کردار حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ جامع ترمذی نمبر 2003 میں موجود حدیث کے مطابق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ قیامت کے ترازو میں سب سے وزنی چیز حسن اخلاق ہوگی۔ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں سے ایک ہے جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ نمبر 68 القلم آیت نمبر 4 میں فرمائی ہے:

‘‘اور بے شک آپ بڑے اخلاق کے مالک ہیں۔’’

لہٰذا تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اعلیٰ کردار کے حصول کے لیے قرآن پاک کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو حاصل کریں اور اس پر عمل کریں۔

عاجزی اور توبہ

عاجزی - 1

جامع ترمذی نمبر 2029 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کے ساتھ زندگی بسر کرے گا تو اس کے درجات بلند ہوں گے۔ ایسا ہوتا ہے کیونکہ عاجزی اللہ کی بندگی کا ایک اہم پہلو ہے۔ عاجزی کا مخالف جو کہ فخر ہے صرف مالک یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ ہر چیز جو لوگوں کے پاس ہے وہ اسی کی طرف سے پیدا اور عطا کی گئی ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنا اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ انسان غرور سے بچتا ہے اور اس کے بجائے اللہ تعالیٰ کی اطاعت، اس کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کرنے سے عاجزی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سچی بندگی ہے اور دونوں جہانوں میں حقیقی عظمت کی طرف لے جاتی ہے۔

عاجزی - 2

صحیح مسلم نمبر 265 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنبیہ فرمائی کہ جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ انہوں نے واضح کیا کہ فخر اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص سچائی کو مسترد کرتا ہے اور دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے۔

تکبر رکھنے والے کو نیک اعمال کی کوئی مقدار فائدہ نہیں دے گی۔ یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے جب کوئی شیطان کو دیکھتا ہے اور جب وہ مغرور ہو گیا تو اس کی ان گنت سالوں کی عبادت نے اسے کیسے فائدہ نہیں پہنچایا۔ درحقیقت، مندرجہ ذیل آیت واضح طور پر غرور کو کفر سے جوڑتی ہے، اس لیے ایک مسلمان کو ہر قیمت پر اس بری صفت سے بچنا چاہیے۔ باب 2 البقرہ، آیت 34:

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

مغرور وہ ہے جو حق کو اس وقت رد کرتا ہے جب وہ ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے کیونکہ یہ ان کی طرف سے نہیں آیا تھا اور یہ ان کی خواہشات اور ذہنیت کو چیلنج کرتا ہے۔ مغرور شخص یہ بھی مانتا ہے کہ وہ دوسروں سے برتر ہیں حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اپنی اصل حیثیت سے بے خبر ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یقین کریں کہ وہ ان چند ناقص اور نامکمل نیکیوں کی وجہ سے عظیم ہیں جو انہوں نے کیے ہیں جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کو ان کے بہت سے گناہوں کی وجہ سے ناپسند ہیں۔ اس کے علاوہ، دوسروں کو حقیر سمجھنا بے وقوفی ہے کیونکہ کوئی اپنے انجام اور دوسروں کے آخری انجام سے بے خبر ہے۔ یعنی جس شخص کو وہ حقیر سمجھتے ہیں وہ مخلص مسلمان کی حیثیت سے مر سکتا ہے جبکہ وہ کافر کی حالت میں مر سکتا ہے۔

درحقیقت، کسی بھی چیز پر فخر کرنا بے وقوفی ہے۔ یہاں تک کہ نیک اعمال بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ الہام، علم اور قوت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ لہٰذا کسی ایسی چیز پر فخر کرنا جو فطری طور پر اپنی ذات سے تعلق نہیں رکھتی، صریح حماقت ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے ایک شخص جو اس حویلی پر فخر کرتا ہے جس کا وہ مالک بھی نہیں اور نہ ہی رہتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ فخر اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، کیونکہ وہی ہر چیز کا خالق اور پیدائشی مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کو للکارنے والا تکبر کے ساتھ جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اس کی تصدیق سنن ابوداؤد نمبر 4090 میں موجود حدیث سے ہوئی ہے۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر عاجزی اختیار کرے۔ عاجز واقعی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے پاس جو بھی بھلائی ہے اور وہ تمام برائیاں جن سے وہ محفوظ ہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی طرف سے نہیں۔ پس عاجزی انسان کے لیے غرور سے زیادہ موزوں ہے۔ کسی شخص کو اس بات پر دھوکہ نہیں دینا چاہئے کہ عاجزی رسوائی کا باعث بنتی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے عاجز بندوں سے زیادہ عزت والا کوئی نہیں ہے۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 2029 میں موجود ایک حدیث میں اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرنے والے کے درجات میں اضافے کی ضمانت دی ہے۔ انسان حق کو قبول کرتا ہے خواہ وہ کسی کی طرف سے آیا ہو کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سچائی کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہے۔ وہ دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے کے بجائے رحم و شفقت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور خلوص نیت سے اس کی تائید کرتے ہیں، اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم و شفقت کی نظر فرمائے گا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ وہی سلوک کرے گا جس طرح وہ دوسروں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں۔ صحیح بخاری نمبر 7376 میں موجود حدیث میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

عاجزی - 3

:یہ نکتہ باب 25 الفرقان آیت 63 سے مربوط ہے

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آسانی سے چلتے ہیں‘‘۔’’

اللہ تعالیٰ کے بندوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ان کے پاس جو بھی خوبی ہے وہ صرف اور صرف اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا ہے۔ اور جس برائی سے وہ بچ گئے وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی۔ جو چیز کسی کی نہیں اس پر فخر کرنا کیا حماقت نہیں؟ بالکل اسی طرح جیسے کوئی شخص کسی اسپورٹس کار پر فخر نہیں کرتا جو ان کا نہیں مسلمانوں کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ حقیقت میں کچھ بھی ان کا نہیں ہے۔ یہ رویہ یقینی بناتا ہے کہ انسان ہر وقت عاجز رہے۔ اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے صحیح بخاری نمبر 5673 میں موجود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث پر مکمل یقین رکھتے ہیں جس میں بتایا گیا ہے کہ کسی شخص کے اعمال صالحہ انہیں جنت میں نہیں لے جائیں گے۔ .صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی اس کا سبب بن سکتی ہے۔ اس لیے کہ ہر عمل صالح اسی وقت ممکن ہے جب اللہ تعالیٰ اس کو انجام دینے کے لیے علم، طاقت، موقع اور الہام عطا فرمائے۔ یہاں تک کہ عمل کی قبولیت بھی اللہ منحصر ہے۔ .جب کوئی اس کو ذہن میں رکھتا ہے تو یہ انہیں غرور سے بچاتا کی رحمت پر ہے اور انہیں عاجزی اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ انسان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ عاجز ہونا کمزوری کی علامت نہیں ہے کیونکہ اسلام نے ضرورت پڑنے پر اپنے دفاع کی ترغیب دی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلام مسلمانوں کو کمزوری کے بغیر عاجزی کا درس دیتا ہے۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 2029 میں موجود ایک حدیث میں اس بات کی تصدیق کی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا۔ پس حقیقت میں عاجزی دونوں جہانوں میں عزت کا باعث بنتی ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے مخلوق میں سے سب سے زیادہ حلیم پر غور کرنے کی ضرورت ہے، یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے واضح طور پر لوگوں کو اس اہم صفت کو اپنانے کا حکم دے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے۔ باب 26 اشعرا، آیت 215:

"اور اپنے بازو کو نیچے رکھو]یعنی مہربانی کرو [مومنوں میں سے جو تمہاری پیروی کرتے ہیں۔"

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاجزانہ زندگی گزاری۔ مثال کے طور پر، اس نے خوشی سے گھر میں گھریلو فرائض انجام دیے اور یہ ثابت کیا کہ یہ کام صنفی غیر جانبدار ہیں۔ اس کی تصدیق امام بخاری کی، ادب المفرد، نمبر 538 میں ہوتی ہے۔

عاجزی ایک اندرونی خصوصیت ہے جو باہر کی طرف ظاہر ہوتی ہے جیسے کہ چلنے کا طریقہ۔ اس پر ایک اور آیت باب 31 لقمان، آیت 18 میں بحث کی گئی ہے۔

"اور اپنا رخسار لوگوں کی طرف مت پھیرو اور زمین پر اکڑ کر نہ چلو۔"

اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ جنت ان عاجز بندوں کے لیے ہے جن میں غرور کا کوئی نشان نہیں ہے۔ باب 28 القصص، آیت 83:

’’آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لیے مقرر کیا ہے جو زمین میں بلندی اور فساد نہیں چاہتے۔ اور]بہترین [انجام نیک لوگوں کے لیے ہے۔‘‘

درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 1998 میں موجود ایک حدیث کی تصدیق فرمائی ہے کہ جس کے پاس ذرہ برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں

ہو گا۔ فخر کرنے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے کیونکہ وہ پوری کائنات کا خالق، پالنے والا اور مالک ہے۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے، فخر اس وقت ہوتا ہے جب کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ دوسروں سے برتر ہیں اور جب سچائی ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو اسے مسترد کر دیتا ہے کیونکہ وہ اس طرف سے آتا ہے ۔ ان کے علاوہ کسی اور کی قبول کرنا ناپسند کرتے ہیں جب وہ سچائی کو کی تصدیق سنن ابوداؤد نمبر 4092 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

عاجزی - 4

امام منذری کی بیداری اور اندیشہ نمبر 2556 میں موجود حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل صفات کے حامل کو بشارت دی ہے۔

پہلی خصوصیت عاجزی ہے بغیر کسی کمی کے معنی، کمزوری۔ عاجز اللہ تعالیٰ کے احکام و ممنوعات پر سرتسلیم خم کرتا ہے، قبول کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے، اس طرح اس کی بندگی کا ثبوت دیتا ہے۔ جب سچائی ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو وہ اسے آسانی سے قبول کر لیتے ہیں، چاہے وہ ان کی خواہشات کے خلاف ہو اور اس سے قطع نظر کہ اسے کون ان تک پہنچاتا ہے۔ مطلب، وہ سچائی کو یہ سمجھتے ہوئے رد نہیں کرتے کہ وہ بہتر جانتے ہیں۔ وہ دوسروں کو حقیر نہیں سمجھتے، یہ مانتے ہیں کہ وہ کسی دنیاوی چیز کی وجہ سے جو ان کے پاس ہے یا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی وجہ سے وہ ان سے برتر ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ تمام دنیاوی نعمتیں جو ان کے پاس ہیں، ان سے تعلق رکھتی ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور نے عطا کی ہیں۔ اس لیے ان کے پاس فخر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس کے علاوہ، وہ سمجھتے ہیں کہ نیک اعمال کرنا صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی ممکن ہے، کیونکہ نیک کام کرنے کی الہام، موقع، طاقت اور صلاحیت سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس کے علاوہ، صرف ایک احمق فخر کو اپناتا ہے کیونکہ کسی کو ان کے حتمی نتائج یا دوسروں کے حتمی نتائج کا علم نہیں ہوتا ہے۔ یعنی ان کی موت اس حال میں ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی نہ ہوں اور کفر کی حالت میں بھی۔ ان سچائیوں کو سمجھنا انسان کو تکبر کے مہلک گناہ سے روک دے گا۔ ایک ایٹم کی قیمت کسی کو جہنم میں لے جانے کے لیے کافی ہے۔ صحیح مسلم نمبر 265 میں موجود ایک حدیث میں اس کی تنبیہ کی گئی ہے۔ کمزوری کے بغیر عاجزی کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان ہمیشہ دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ کرتا ہے لیکن ضرورت پڑنے پر اپنا دفاع کرنے اور حق کے لیے کھڑا ہونے سے نہیں ڈرتا اور نہ ہی اس کی عاجزی ان کے ظاہر ہونے کا سبب بنتی ہے۔ دوسروں کی نظروں میں ذلیل اور بے عزت۔

توبہ - 1

جامع ترمذی نمبر 3540 میں موجود ایک الہامی حدیث اللہ تعالیٰ کی بخشش کی اہمیت اور وسعت کی تلقین کرتی ہے۔ حدیث کا پہلا حصہ اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ جب تک کوئی مسلمان سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اور اس کی رحمت کی امید رکھتا ہے تو وہ اس کی بخشش کرتا ہے۔

یہ جواب درحقیقت قرآن پاک میں تمام جائز دعاؤں کی ضمانت دی گئی ہے، نہ صرف استغفار کے لیے۔ باب 40 غافر، آیت 60:

’’اور تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔‘‘

درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کا تذکرہ فرمایا اور اعلان فرمایا کہ دعا عبادت کے معنیٰ ایک نیک عمل ہے۔ سنن ابوداؤد نمبر 1479 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔ جامع ترمذی نمبر 3604 میں موجود ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ہر دعا مختلف طریقوں سے قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ حلال ہو۔ اس شخص کو یا تو وہ عطا کر دیا جاتا ہے جو اس نے مانگی تھی یا آخرت میں ان کے لیے اجر محفوظ کر دیا جائے گا یا اس کے برابر گناہ معاف کر دیا جائے گا۔ لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ مثبت جواب حاصل کرنے کے لیے ایک مسلمان کو دعا کی شرائط اور آداب کو پورا کرنا چاہیے۔ استغفار کے سلسلے میں، اس میں گناہوں سے بچنے کے لیے سرگرم عمل کوشش کرنا اور اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت کرنا شامل ہے ، کیونکہ گناہوں پر قائم رہتے ہوئے استغفار کرنا عقل سے متصادم ہے۔

سب سے بڑی دعا جو ایک مسلمان کر سکتا ہے وہ استغفار ہے، کیونکہ یہ نعمتیں حاصل کرنے، دنیا کی مشکلات سے بچنے اور جنت حاصل کرنے اور آخرت میں جہنم سے بچنے کا ذریعہ ہے۔
باب 71 نوح، آیات 10-12:

اور کہا اپنے رب سے معافی مانگو۔ بے شک وہ ہمیشہ کے لیے معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے بارش برسائے گا۔ اور تمہیں مال اور اولاد میں اضافہ کرے گا اور تمہارے لیے باغات "مہیا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کرے گا۔

جیسا کہ زیر بحث مرکزی حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لامحدود رحمت کی امید رکھنا، جب دعا مانگنا استغفار کی شرط ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اپنی رائے کے مطابق عمل کرتا ہے جس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 7405 میں موجود ایک آسمانی حدیث سے ہوئی ہے۔

بخشش کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان صرف اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہے کہ وہ انہیں معاف کر دے گا، یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی انہیں معاف نہیں کر سکتا اور نہ ہی انہیں عذاب سے بچا سکتا ہے۔

اس کے بعد جو اہم حدیث زیر بحث ہے وہ یہ ہے کہ انسان کتنے ہی گناہوں کا ارتکاب کر لے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش اس سے زیادہ ہے۔ درحقیقت یہ لامحدود ہے، اس لیے انسان کے محدود گناہ کبھی بھی اس پر قابو نہیں پا سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو نصیحت کی کہ وہ جس چیز کے لیے دعا کرتے ہیں اس کی بڑائی کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز اتنی بڑی نہیں ہے کہ وہ عطا کرے۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 6812 میں موجود ایک حدیث سے ہوئی ہے۔ لیکن یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش لامحدود ہونے کو گناہوں پر قائم رہنے کے عذر کے طور پر استعمال کرنا صرف اس اہم حقیقت کا مذاق اڑانا ہے۔ اور ایسا سلوک کرنے والا اس کی بخشش سے محروم ہو سکتا ہے۔

زیر بحث مرکزی حدیث کا اگلا حصہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے استغفار کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کا تذکرہ بہت سی آیات اور دیگر احادیث میں آیا ہے۔ استغفار کا یہ عمل مخلصانہ توبہ کا حصہ ہے۔ یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ استغفار کرنا زبان کا عمل ہے جبکہ باقی سچی توبہ میں اعمال کے ذریعے گناہ سے منہ موڑنا شامل ہے۔ سچی توبہ میں حقیقی ندامت کا احساس، دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ وعدہ کرنا اور اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے حوالے سے جو حقوق پامال ہوئے ہیں ان کی تلافی کرنا بھی شامل ہے۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ ایک ہی گناہ پر اڑے نہ رہنا توبہ کے قبول ہونے کی شرط ہے۔ باب 3 علی عمران، آیت 135:

" اور وہ لوگ جو جب کوئی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہیں یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ - اور]جو [اپنے کیے پر اڑے نہیں رہتے جبکہ وہ جانتے ہیں

ایک مسلمان کے لیے استغفار میں ثابت قدم رہنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ یہ ہر پریشانی سے نجات، ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ اور ایسی جگہوں سے مدد کا باعث بنتا ہے جہاں سے کسی کی توقع نہ ہو۔ سنن ابوداؤد نمبر 1518 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

اگلی بات جو زیر بحث مرکزی حدیث میں مذکور ہے وہ بخشش کا سب سے بڑا سبب ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کی دو قسمیں ہیں :بڑا شرک اور چھوٹا شرک۔ سب سے بڑی قسم وہ ہے جب کوئی اللہ کے علاوہ کسی اور چیز کی عبادت کرتا ہے یا اس کے علاوہ۔ معمولی شکل یہ ہے کہ جب کوئی اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے علاوہ کسی اور کام کرتا ہے، جیسے دکھاوا کرنا۔ سنن ابن ماجہ نمبر 3989 میں موجود ایک حدیث میں اس بات کی تنبیہ کی گئی ہے۔ درحقیقت لوگوں کی بھلائی کے لیے کام کرنے والے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بتائے گا کہ وہ ان لوگوں سے ان کا اجر طلب کرے گا جن کے لیے انہوں نے عمل کیا ہے۔ جو کہ ممکن نہیں ہو گا۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 3154 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ جو اس طریقے پر عمل کرے گا وہ آخر کار اس دنیا میں بے نقاب ہو جائے گا اور وہ دوسروں کے ساتھ کتنا ہی اچھا سلوک کرے، وہ کبھی بھی ان کی حقیقی محبت یا

محبت حاصل نہیں کر سکے گا۔ ان کی بری نیت کی وجہ سے عزت کرتے ہیں۔ صحیح مسلم نمبر 6705 میں موجود حدیث میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

جب کسی کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ادراک ہوتا ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کے خوف اور محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ارادہ کرتے ہیں، سوچتے ہیں، عمل کرتے ہیں اور بولتے ہیں۔ یہ طرز عمل گناہوں کے ارتکاب کے امکانات کو کم کرتا ہے اور جو بھی گناہ سرزد ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ابن ماجہ نمبر 3797 میں موجود ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تمام برائیوں کو مٹا دیتا ہے۔ .

یہی طرز عمل تمام مسلمانوں کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کی بنیاد قرآن پاک کی تعلیمات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ وہ ان نعمتوں کو استعمال کرے گا جو انہیں اللہ کی رضا کے لیے دی گئی ہیں۔ یہ کسی کے گناہوں کو کم کرے گا اور جب بھی وہ گناہ کرتا ہے تو اسے ہمیشہ مخلصانہ توبہ کی طرف ترغیب دیتا ہے۔ یہ دونوں جہانوں میں بخشش، امن اور کامیابی کا باعث بنتا ہے۔ باب 16 النحل، آیت 97:

" جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی دیں گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔ "

توبہ - 2

جامع ترمذی نمبر 1987 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند اہم نصیحتیں فرمائیں۔

دوسری نصیحت جو زیر بحث مرکزی حدیث میں دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان کو چاہیے کہ گناہ کے بعد نیک عمل کرے تاکہ اس سے گناہ مٹ جائے۔ اس سے مراد صرف چھوٹے گناہ ہیں کیونکہ بڑے گناہوں کے لیے سچی توبہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی اپنے عمل صالح میں سچے دل سے توبہ کا اضافہ کرے تو اس سے چھوٹے یا بڑے تمام گناہ مٹ جائیں گے۔ لیکن عمل صالح کا ایک حصہ یہ ہے کہ اس گناہ کو دوبارہ نہ دہرانے کی کوشش کی جائے، کیونکہ نیک عمل کے ساتھ عمل کرنے کی نیت سے گناہ کرنا ایک خطرناک گمراہ کن ذہنیت ہے۔ گناہ نہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور جب وہ سرزد ہو جائیں تو سچے دل سے توبہ کرنی چاہیے۔ سچی توبہ میں پچھتاوا، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا، اور جس پر بھی ظلم ہوا ہے، شامل ہے، جب تک کہ اس سے مزید پریشانی نہ ہو، اس کے لیے خلوص نیت سے وعدہ کرنا چاہیے کہ وہ دوبارہ اسی یا اس سے ملتے جلتے گناہوں سے اجتناب کرے گا اور اس کی تلافی کرے گا۔ وہ حقوق جو اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے بارے میں پامال ہوئے ہیں۔

توبہ - 3

سنن ابن ماجہ نمبر 4251 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ لوگ گناہ کرتے ہیں لیکن بہترین گناہ کرنے والا وہ ہے جو سچی توبہ کرے۔

چونکہ لوگ فرشتے نہیں ہیں وہ گناہ کرنے کے پابند ہیں۔ وہ چیز جو لوگوں کو خاص بناتی ہے جب وہ اپنے گناہوں سے سچے دل سے توبہ کرتے ہیں۔ سچی توبہ میں پشیمانی کا احساس، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا، اور جس پر بھی ظلم ہوا ہے، دوبارہ گناہ یا اس سے ملتا جلتا گناہ نہ کرنے کا پختہ وعدہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حوالے سے جو حقوق پامال ہوئے ہیں ان کی تلافی کرنا شامل ہے۔ ، عالی، اور لوگ۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اعمال صالحہ سے چھوٹے گناہ مٹائے جاسکتے ہیں۔ بہت سی احادیث میں اس کی نصیحت کی گئی ہے، جیسا کہ صحیح مسلم، نمبر 550 میں موجود ہے۔ اس میں نصیحت کی گئی ہے کہ پانچ وقت کی فرض نمازیں اور جمعہ کی دو متواتر نمازیں ان کے درمیان ہونے والے صغیرہ گناہوں کو مٹا دیتی ہیں، جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ .

کبیرہ گناہ صرف سچی توبہ سے مٹ جاتے ہیں۔ لہٰذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ تمام گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے، چھوٹے اور بڑے، بری صحبت اور ان جگہوں سے بچنا جہاں گناہ زیادہ ہوتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ اسلامی علم حاصل کریں اور اس پر عمل کریں تاکہ وہ ان خصوصیات کو اپنائیں جو گناہوں کو روکتی ہیں، جیسے استقامت، صبر اور اللہ تعالیٰ کا خوف۔ انہیں یہ سیکھنا چاہئے کہ انہیں جو نعمتیں دی گئی ہیں ان کا صحیح استعمال کرنا ہے، تاکہ وہ ان کو گناہ کے طریقوں سے استعمال کرنے سے بچیں۔ اور جب بھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو انہیں فوراً سچے دل سے توبہ کرنی چاہیے کیونکہ موت کا وقت معلوم نہیں ہے۔ اور انہیں چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہیں، اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہوئے، اس کی ممانعتوں

سے اجتناب کرتے ہوئے اور تقدیر کا مقابلہ کرتے ہوئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایات کے مطابق صبر کے ساتھ، ہمت ہارے بغیر۔

توبہ - 4

جامع ترمذی نمبر 2406 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجات حاصل کرنے کا طریقہ بتایا۔

پہلی بات یہ ہے کہ اپنی بات پر قابو پالیں۔ ایک مسلمان کو برے کلام سے بچنا چاہیے کیونکہ قیامت کے دن انہیں جہنم میں ڈالنے کے لیے صرف ایک برے لفظ کی ضرورت ہے۔ جامع ترمذی کی حدیث نمبر 2314 میں اس کی تنبیہ کی گئی ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ وہ فضول اور فضول باتوں سے اجتناب کرے کیونکہ یہ اکثر بد کلامی کی پہلی سیڑھی ہوتی ہے اور اس سے انسان کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے جس پر ان کے لیے بہت افسوس ہوگا۔ روز محشر .مسلمان کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔ صحیح مسلم کی حدیث نمبر 176 میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔ جب کوئی ایسا سلوک کرتا ہے تو اس کی خاموشی بھی نیکی میں شمار ہوتی ہے۔

زیر بحث اہم حدیث میں اگلی بات یہ ہے کہ آدمی بلا ضرورت گھر سے نہ نکلے۔ اس طرز عمل سے وقت ضائع ہوتا ہے اور زبانی اور جسمانی دونوں گناہ ہوتے ہیں۔ اگر کوئی سچے دل سے غور کرے تو وہ سمجھے گا کہ ان کے زیادہ تر گناہوں اور مسائل کا سامنا دوسروں کے ساتھ غیر ضروری طور پر میل جول کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ ہمیشہ دوسروں کی غلطی تھی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی غیر ضروری طور پر اپنا گھر چھوڑنے سے گریز کرے تو وہ کم گناہ کرے گا اور کم پریشانیوں اور مشکلات کا سامنا کرے گا۔ اس سے ان کا مفید علم سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کا وقت بھی نکل جائے گا، جیسا کہ اسلامی علم، جو کسی کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں فائدہ مند ہے۔ اجتماعیت غیر ضروری طور پر وقت کی انوکھی نعمت کو ضائع کر دیتی ہے، جو گزر جانے کے بعد واپس نہیں آتی۔ جن لوگوں نے فضول اور گناہ کے کاموں میں اپنا وقت ضائع کیا انہیں اس دنیا میں تناؤ اور قیامت کے دن بڑے پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے گا، خاص طور پر جب وہ اپنے وقت کا صحیح استعمال کرنے والوں کے اجر کا مشاہدہ کریں گے۔ اس کے علاوہ، غیر ضروری طور پر اجتماعیت بھی انسان کو اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے تئیں اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کی ادائیگی سے روکتی ہے۔ یہ خود کی عکاسی کے اہم کام سے بھی روکتا ہے۔ اس کی ضرورت اس بات کو یقینی

بنانے کے لیے ہے کہ کوئی شخص زندگی میں صحیح سمت میں جا رہا ہے اور آیا وہ اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو پورا کر رہا ہے یا نہیں۔ خود غور و فکر کی کمی ایک بے مقصد زندگی کی طرف لے جاتی ہے جس کے تحت انسان کو اپنی دنیوی یا مذہبی زندگی میں کوئی ٹھوس سمت نہیں ہوتی۔ ضرورت سے زیادہ سماجی ہونا بھی انسان کو لوگوں پر انحصار کرنے اور چپکے رہنے کی ترغیب دیتا ہے، اور یہ ہمیشہ جذباتی، ذہنی اور سماجی مسائل کا باعث بنتا ہے، کیونکہ کسی کی پوری زندگی، ان کی خوشی اور غم، سب کچھ لوگوں اور ان کے رشتوں کے گرد گھومتا ہے۔ ان تمام منفی اثرات سے ان تمام منفی اثرات سے بچایا جا سکتا ہے جب یہ ضروری ہو تو صرف سوشلائز کر کے۔

زیر بحث مرکزی حدیث میں آخری چیز جو اپنے گناہوں پر رونا ہے۔ یہ طرز عمل اپنے گناہوں پر حقیقی پشیمانی کو ظاہر کرتا ہے، جو کہ مخلصانہ توبہ کا ایک اہم پہلو ہے۔ سنن ابن ماجہ نمبر 4252 میں موجود ایک حدیث میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ دوسرے پہلوؤں میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا اور جس پر بھی ظلم ہوا ہے شامل ہے، الا یہ کہ اس سے مزید پریشانی پیدا ہو۔ ایک پختہ وعدہ کرنا کہ دوبارہ وہی یا اس سے ملتا جلتا گناہ دوبارہ نہ کریں اور جہاں ممکن ہو، اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے حوالے سے جو حقوق چھوٹ گئے ہوں یا پامال ہوئے ہوں ان کی تلافی کریں۔ اسلام کاملیت کا مطالبہ نہیں کرتا، صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی حقیقی اور مخلصانہ کوشش، اور جب کوئی گناہ کرتا ہے تو سچے دل سے توبہ کرتا ہے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی آل اور صحابہ کرام پر درود و سلام ہو۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400 سے زیادہ مفت ای بکس: https://shaykhpod.com/books/
آڈیو بکس کے لیے بیک اپ سائٹ : https://archive.org/details/@shaykhpod

شیخ پوڈ ای بکس کے براہ راست پی ڈی ایف لنکس:
https://spebooks1.files.wordpress.com/2024/05/shaykhpod-books-direct-pdf-links-v2.pdf

https://archive.org/download/shaykh-pod-books-direct-pdf-links/ShaykhPod%20Books%20Direct%20PDF%20Links%20V2.pdf

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

آڈیو بکس : https://shaykhpod.com/books/#audio
روزانہ بلاگز: https://shaykhpod.com/blogs/
تصویریں: https://shaykhpod.com/pics/
جنرل پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/general-podcasts/
PodWoman: https://shaykhpod.com/podwoman/
PodKid: https://shaykhpod.com/podkid /
اردو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/urdu-podcasts/
لائیو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/live/

ڈیلی بلاگز، ای بکس، تصویروں اور پوڈکاسٹوں کے لیے گمنام طور پر واٹس ایپ چینل کو فالو کریں:
https://whatsapp.com/channel/0029VaDDhdwJ93wYa8dgJY1t

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائب کریں:
http://shaykhpod.com/subscribe

Achieve Noble Character